بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ۙ ۲ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ
وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ○ۙ ۳ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ
قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ۙ ۴ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ۙ ۵ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ
وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○ ۸

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے ○
الف لام میم ○ ہرا دیئے گئے رومی ○ پاس کی زمین میں اور وہ ہار جانے کے بعد ضرور غالب
آئیں گے ○ چند برس کے اندر اللہ ہی کا حکم ہے پہلے بھی اور بعد بھی اور اس روز خوش ہوں
گے اہل ایمان ○ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۔ وہ مدد فرماتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی سب پر غالب
ہے ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ○ یہ وعدہ اللہ نے کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں
کرتا لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ○ وہ جانتے ہیں دنیوی زندگی کے ظاہری پہلو
کو اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ○ کیا انھوں نے کبھی غور نہیں کیا اپنے جی میں نہیں پیدا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت
تک کے لئے اور بلاشبہ اکثر لوگ اپنے رب کی ملاقات کے سخت منکر ہیں ○

(۳۰/۱ تا ۸ * ت: ص)

○ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

۱۔ الف لام میم ۔ حروف مقطعات ہیں

۲۔ "رومی مغلوب ہوئے" * فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لئے
مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے ۔ رومی اہل کتاب تھے اس لئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم

ہوا یہ تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصرِ روم نے بھی لشکر بھیجا۔ یہ لشکر سرزمینِ شام کے قریب مقابل ہوئے اہلِ فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفارِ مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصاریٰ بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی امی اور اہلِ فارس بھی امی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائی رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے ۔ القصہ سات سال بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا رومی اہلِ فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی ۔

۳ ۔ " پاس کی زمین میں " یعنی شام کی اس زمین میں جو فارس سے قریب تر ہے " اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے " ۔ اہلِ فارس پر "

۴ ۔ چند برس میں " جن کی حد نو سال ہے " حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے " یعنی رومیوں کے غلبے سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہلِ روم کا یہ سب اللہ کے امر اور ارادے اور اس کے قضاء و قدر سے ہے " اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے "

۵ " اللہ کی مدد سے " کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی ۔
" مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی ہے عزت والا مہربان ۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۶ ۔ اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ مغلوب ہونے کے بعد رومی غالب ہوں گے وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا کیوں کہ اس کے کلام میں کذب ناممکن ہے لیکن اکثر لوگ (یعنی کفار مکہ اس کے وعدہ کو اور وعدہ کی سچائی کو) نہیں جانتے

۷ ۔ یہ لوگ دنیا کے صرف ظاہر کو جانتے ہیں یعنی اپنے امور معاش سے واقف ہیں کہ کیسے کمائی کریں کیسے تجارت کریں کیسے کھیتی باڑی کریں وغیرہ اور آخرت کی طرف سے وہ بالکل غافل ہیں یعنی ان کے دلوں میں آخرت کا خیال بھی نہیں آتا " یہ جاننا کہ دنیا آخرت کی گزرگاہ ہے حصولِ آخرت کا ذریعہ ہے اور احوالِ آخرت کا نمونہ ہے اس کو جاننے سے قطعاً ناواقف ہیں اسی طرح کافر بھی اس علم سے بے بہرہ ہیں (خزائن

۸۔ کفار مکہ نے اپنی نظروں کو زندگی کے ظاہر حالات پر جما لیا اور اپنے دلوں میں فکر کی گنجائش نہ دی ورنہ انھیں معلوم ہو جاتا کہ ہم نے آسمان اور ایسے ہی جمیع اجرام علویہ اور سماوات ارواح اور زمین اور ایسے ہی اجرام سفلیہ اور ارض اجسام اور ان کے درمیان جو مخلوق ہے دیگر قوی پیدا نہیں کئے مگر حق کے ساتھ اور حکمت و مصلحت پر تاکہ ان سے یہ لوگ عبرت پکڑیں اور صانع حقیقی کے وجود اور اس کی وحدت پر استدلال کریں۔ ان کی تخلیق ایک معیاد مقرر کے لئے ہے اور بہت سے لوگ اہل غفلت اور منکر آخرت کے سمجھ کی رہبری کرتا ہو، سے اعراض کی وجہ سے اپنے رب کی حاضری سے یعنی اس کے حساب و جزا کے لئے اور مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں کیونکہ ان کا گمان ہے کہ دنیا ابدی ہے اور آخرت تو تب ہو جب اس کا ختم ہوتا؟

(روح البیان)

لغوی اشارے ۞ غُلِبَتْ: مغلوب ہو گئی ۞ اَدْنیٰ: زیادہ نزدیک، زیادہ کم ۞ بِضْعَ: چند، کچھ، دس سے جو کم کر دیا جائے ۞ یَفْرَحُ: خوش ہو جائے گا ۞ ظَاہِرًا: کھلا، آشکارا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ الف لام میم ۞ روم والے مغلوب ہو گئے ۞ قریبی علاقہ میں وہ اس مغلوبی کے بعد بہت جلد غالب آئیں گے ۞ چند برسوں کے اندر پہلے اور بعد ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے اور جب رومی غلبہ پائیں تو اہل ایمان مسرور و شادمان ہوں گے ۞ نصرت الٰہی سے اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے نصرت فرماتا ہے حقیقت میں وہی غالب ہے سب پر اور مہربان ہے ۞ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ خاص ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا ہے اس کے خلاف نہیں فرماتا ۞ اہل کفر و عصیاں دنیا کی زندگی کی ظاہری چیزوں سے ہی واقف ہیں اور اخروی حیات کی ابدی کیفیت سے غافل ہیں ۞ کیا وہ لوگ اس بات اور حقیقت پر غور و خوض نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ جو کچھ ہے اسے اپنی شان و عظمت کے موافق ہر سے با اصول اور بہترین طریقے سے اور معیاد مقررہ کے لئے ہی تخلیق فرمایا ہے اکثر لوگ اپنے رب کے پاس حاضری اور اس سے ملنے کے ہی انکار کرنے والے ہیں۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن
كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ 9 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ
أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۝ 10 ع اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ 11 وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ
وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ 13
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝ 14

کیا انھوں نے زمین پر پھر کر نہیں دیکھ لیا کہ ان سے پہلوں کا کیسا انجام ہوا وہ ان سے بھی بڑھ کر قوت والے تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا تھا اور ان سے بہت زیادہ آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر بھی آئے تھے پھر اللہ تو ان پر ایسا نہ تھا کہ ظلم کرنے لگتا تھا بلکہ وہی اپنے اوپر آپ ظلم ڈھاتے تھے ○ پھر برا کرنے والوں کا انجام بھی برا ہی ہوا اس لئے کہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے رہے ○ اللہ ہی مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا پھر اس کے پاس لوٹ کر آؤ گے ○ اور جس دن قیامت برپا ہو گی گناہ گار ناامید ہو جائیں گے ○ اور ان کے معبودوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور یہ بھی اپنے معبودوں سے منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ○

(۳۰/۹ تا ۱۴ ✱ ت: ح ح)

۹۔ "اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا" کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے" ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں" وہ ان سے زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی" اہل مکہ" کی آبادی سے زیادہ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے" تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا" تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا" ان کے حقوق کم کر کے اور انھیں بغیر

جرم کے خلاف کرکے" ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے "رسولوں کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو مستحق
عذاب بنا کر (کنزالایمان حاشیہ)

۱۰۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تکذیب کی اور ان کا مذاق اڑایا ان کی ان بداعمالیوں کے باعث
انھیں ہولناک انجام سے دوچار ہونا پڑا۔ (ضیاء القرآن)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ انسان کو پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے اور اس کو قیامت کے دن پھر پیدا کرے گا اور
پھر تم قیامت کے دن اس کے سامنے لائے جاؤ گے (تفسیر ابن عباسؓ)

۱۲۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (اس روز) مجرم ناامید ہوں گے۔ (ہر بھلائی سے ناامید ہوں گے
(قتادہ وکلبی) (رسوا ہوں گے۔ مجاہد) (ان کا کلام اور عذر منقطع ہو جائے گا۔ فراء)

۱۳۔ "اور جن کو انھوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے ان میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا"
اس خیال سے شریک قرار دے لیا تھا وہ معبود (باطل) ان کی سفارش کریں گے اور اللہ کے عذاب سے
بچالیں گے تو ان کا یہ خیال غلط نکلے گا اور کوئی شریک بھی ان کی شفاعت نہیں کرے گا۔ چونکہ
آنے والا یہ واقعہ یقینی ہے اس لئے بصیغہ ماضی بیان کیا"۔ اور وہ اپنے (بنائے ہوئے)
شرکا کے منکر ہو جائیں گے۔ شفاعت سے ناامید ہو جائیں گے تو اپنے معبودوں کا انکار کر دیں گے

۱۴۔ " اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز (لوگ) فریق فریق ہو جائیں گے۔ بعض اہل تفسیر
نے بیان کیا کہ حساب کے بعد فریق فریق ہو جائیں گے مومنوں کو جنت کی طرف اور کافروں کو دوزخ کی طرف
بھیج دیا جائے گا پھر یہ دونوں فریق کبھی جمع نہیں ہوں گے۔ (تفسیر مظہری ج۰)

لغوی اشارے ⊙ اَثَارُ: نشانیاں، علامتیں ⊙ عَمَرُوهَا: انھوں نے اس کو بسایا ⊙ اَسَاءُ:
اس نے برائی کی ⊙ سُوٓآئیٰ: برا فعل ⊙ یُبْلِسُ: ناامید ہوں گے، چپ ہوں گے رسوا ہوں گے (لاق)

تفہیمی خلاصہ ⊙ وہ اگر زمین میں سیر کرتے تو پہلے والوں کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ زور قوت کاشتکاری اور آباد کرنے
میں زیادہ تھے ان کے پاس رسول معجزے لے کر آئے ہیں ⊙ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنی سرکشی کے سبب خود پر ظلم کرتے ہیں ⊙
تکذیب کی اور
جنہوں نے برائی کی ان کا برا انجام ہو کر رہا۔ وہ آیات الٰہی کی تضحیک کی ⊙ اللہ مخلوق کو پہلے پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا سب اسی کے
پاس لوٹ کر جائیں گے ⊙ قیامت کے دن عاصی مایوس ہوں گے ⊙ ان کے خود ساختہ معبودوں میں کوئی ان کا شفاعت کرنے والا نہ ہوگا
وہ اپنے باطل معبودوں سے دور ہو جائیں گے ⊙ قیامت کے دن لوگ فرقوں میں علیحدہ ہو جائیں گے ⊙ اہل ایمان وعمل نیک کرنے والے جنہ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝ ١٥ وَأَمَّا الَّذِينَ
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝ ١٦
فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ ١٧ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ ١٨ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ ع ١٩ وَمِنْ
آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝ ٢٠ وَمِنْ آيَاتِهِ
أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً
وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ٢١

تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ (بہشت کے) باغ میں خوشحال ہوں گے ۝ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے ۝ تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو اللہ کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو) ۝ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (اس وقت بھی نماز پڑھا کرو) ۝ وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے (اور وہی) مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے ۝ اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہو کر جابجا پھیل رہے ہو ۝ اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (سے) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں نشانیاں ہیں ۝ (ج: ت * ۲۱ تا ۱۵/۳۰)

۱۵۔ "حبور" ایسی مسرت و فرحت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ عزت و اکرام بھی ہو۔ علامہ جوہری لکھتے ہیں آیت کی لغوی تشریح یوں ہے "مسرت و فرحت بذاتِ خود بھی بڑی اعلیٰ چیز ہے لیکن ایسی مسرت جس کے ساتھ انعام و اکرام بھی ہو اس کے کیا کہنے۔ یُحْبَرُونَ کے اس مفہوم کو پیش نظر رکھیں ان کی شادمانی کا اندازہ لگائیں (ضیاء القرآن)

۱۶۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کو جھٹلایا تھا وہی لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے

آخرت سے مراد قبروں سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونا "محضرون" یعنی عذاب میں داخل کئے جائیں گے عذاب سے کبھی غیر حاضر نہ ہو سکیں گے (تفسیر مظہری)

۱۷۔ اللہ تعالیٰ سبحان ہے صمد ہے وہ کسی کا یا کسی کی اطاعت کا محتاج نہیں ہے وہ بے نیاز مستغنی ہے حکیم ہے۔ دنیا کے بادشاہوں اور حکمرانوں کو رعایا کی تنخواہ اور اطاعت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اطاعت حکمران پر رعایا انعام پاتی ہے اور اطاعت نہ کرے تو سزا ملتی ہے اس خیال کو اطاعت حق تعالیٰ پر منطبق نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس حقیقت کو واضح فرمایا گیا کہ "فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ الخ" کہ (اس کو یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری بندگی و اطاعت کی کچھ ضرورت نہیں وہ جو کچھ فرماتا ہے تمہارے بھلے کو۔ آسمانوں کے فرشتے اور ہر ممکن کا حال اوقات مذکورہ میں اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے۔ جمہور اس کو معنی امر لیتے ہیں یعنی ان اوقات مذکورہ میں اس کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیئے۔ اس تقدیر پر یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کی تسبیح بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت

۱۸۔ اور ظہر و عصر کے وقت (اس صورت میں ولہ الحمد فی السمٰوٰت والارض ایک درمیانی جملہ مانا جائے گا)

* صبح و شام تو اس کی تسبیح بیان کرو اور ظہر و عصر کے وقت اس کی حمد کرو۔ الحمد للہ کہو یعنی اس کی خوبیاں بیان کرنا اور اس کے انعام و الطاف کا شکریہ ادا کرنا۔ اہل تحقیق کہتے ہیں کہ یہ آیات مکہ میں نازل ہوئیں، اس وقت تک نماز پنجگانہ فرض نہ تھی اوقات مذکورہ میں اللہ کی تسبیح و تحمید کرنے کا حکم تھا تعداد مقرر نہ تھی کہ کتنی بار تسبیح و تحمید ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کا فرمانا ہے کہ اس سے مراد نماز پنجگانہ ہے "حین تمسون" سے مراد مغرب اور عشاء کی نماز "حین تصبحون" سے صبح کی نماز "عشیاً" سے عصر کی نماز اور "تظہرون" سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ (تفسیر حقانی)

۱۹۔ وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے یعنی بچے اور جانوروں کو نطفہ سے اور پرندے کو انڈے سے اور کھجور کو گٹھلی سے اور زمین کو اس کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی زندہ کئے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۲۰۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کمال قدرت پر دلالت کرنے والی بے شمار نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم اچانک بشر بن کر زمین میں پھیل رہے ہو

(تفسیر ابن کثیر)

۲۱ ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں جو تمہاری بیویاں بنتی ہیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو ۔ اولادِ آدمؑ پر اللہ تعالیٰ کی کمال رحمت ہے کہ اس نے انہی کی جنس سے ان کے لئے جوڑے بنائے اور پھر ان کے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات پیدا کر دیئے ۔ مرد یا تو محبت کے باعث یا رحم کھا کر عورت کا خیال رکھتا ہے اس سے اس کی اولاد ہوتی ہے یا اس وجہ سے کہ مرد عورت کی ضروریات کا کفیل ہے یا دونوں میں باہمی محبت و الفت کے جذبات موجود ہیں ۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ۔ (ایضاً)

لغوی اشارے ✲ روضۃ : باغ ، سبزہ زار ○ تُحْبَرُوْنَ : تمہاری عزت کرائی جائے گی ، تم خوش حال کر دیئے جاؤ گے ، تمہارا شاد و شادماں کرایا جائے گا ○ محضرون : وہ لوگ جنہیں حاضر کیا جائے گا ○ تمسون : تم شام کرتے ہو ○ تصبحون : تم صبح کرتے ہو، تم صبح کر دو گے ○ تُظْہِرُوْنَ : تم کو دوپہر ہو ○ تراب : خاک ، مٹی ، زمین ○ تَنْتَشِرُوْنَ : تم چلتے پھرتے ہو، تم پھیلتے اور مستغرق ہوتے ہو (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جن لوگوں نے ایمان لایا اور اچھے کام کرتے رہے وہ جنت کے باغوں میں خوش و خرم رہیں گے ○ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے احکام و آیات کی تکذیب کی اور آخرت کا انکار کیا وہ مبتلائے عذاب کر کے حاضر کئے جائیں گے ○ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا پاکی بیان کرو شام اور صبح کے اوقات میں ○ اللہ تعالیٰ ہی کی تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین میں اور حمد کیا کرو اس کی شام (عصر میں) اور دوپہر کے وقت (ظہر میں) ○ اللہ تعالیٰ مردے سے زندہ کو اور زندہ کو نکالتا ہے زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہونے کے بعد اور بیشک اسی طرح تم بھی مرنے کے بعد قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے ○ یہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں مٹی سے بنایا اور تمہیں انسان بنا کر کرم کیا اور اب تم زمین میں سرگرم ہو اور پھیلے ہوئے ہو ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ○ ۲۲ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ ۲۳ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ ۲۴ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ○ ۲۵ وَلَهٗ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ ۲۶ ★ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ۲۷

★ وَهُوَ الَّذِیْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ ★

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے ✪ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی اور امید دلاتی ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں ○ اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے اور اسی کے لئے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ○

(۳۰/۲۲ تا ۲۷ ★ ت: ک)

۲۲۔ ایک آدم کی اولاد اور اتنی کثیر زبانیں اور اتنے مختلف رنگ، پھر ہر زبان اپنی اپنی جگہ گنج علم و دانش اور مخزن ادب و فن، ہر رنگ پرکشش اور دل موہ لینے والا۔ اہل علم ان امور پر غور کریں اور پھر کہیں کہ جس خالق نے ایک آدم سے گوناگوں اولاد پیدا فرمادی اس کی حکمت و قدرت کا کون انکار کرسکتا ہے۔

(ضیاء القرآن)

۲۳۔ رات تمہارے سونے آرام کرنے کے لئے بنائی اور دن تمہارے کاروبار روزی کے سامان مہیا کرنے کو بنایا۔ اگر سدا رات ہی رہتی یا رات ہی نہ ہوتی تو کیسی خرابی تھی اس میں پڑ رہنا سونا اور جی اٹھنے کا بھی نمونہ ہے البتہ اس میں سننے والوں کو بڑی نشانیاں ہیں۔ (تفسیر حقانی)

۲۴۔ اور اس کے دلائل قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں آسمان پر بارش کے وقت بجلی چمکتی ہوئی دکھاتا ہے جس سے مسافر کو تو ڈر ہوتا ہے کہ سامان بھیگ جائے گا اور مقیم کو بارش سے امید ہوتی ہے کہ کھیتی سیراب ہو جائے گی اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے کہ پھر اس سے زمین کے خشک اور اس کے بنجر ہو جانے کے باوجود پھر اسے تر و تازہ کر دیتا ہے اس امر میں بھی ان لوگوں کے لئے جو اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کی تصدیق کرتے ہیں قدرت خداوندی کی نشانیاں ہیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۲۵۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے (اپنے اپنے دائرہ میں) قائم ہیں پھر جب وہ تم کو بلائے گا تو یکدم تم زمین سے برآمد ہو جاؤ گے

۲۶۔ اور اسی کے (پیدا کئے ہوئے اور مملوک) ہیں وہ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں سب کے سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہر ایک (بغیر کسی اختیار کے) پیدا ہونے جینے مرنے اور قیامت میں اٹھنے میں حکم کا بندہ ہے خواہ حکم عبادت میں سرکشی کرتا ہو۔ (تفسیر مظہری)

۲۷۔ اور وہ اللہ تعالیٰ جو مخلوق کو ابتداءً پیدا کرتا ہے یعنی دنیا میں ابتداءً انھیں پیدا کیا جیسے آدمؑ اور بی بی حواؑ کو کہ ان سے بہت سے مرد و عورت پیدا ہوئے۔ پھر انہیں مارے گا پھر انہیں لوٹائے گا۔ اعادہ اللہ تعالیٰ پر بہ نسبت پیدا کرنے کے آسان تر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے صفت علیا تر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت اعلیٰ اور عجیب الشان ہے یعنی اس کی قدرت باکمال اور علم ہے اور حکمت تام ہے ایسے ہی اس کی جملہ صفات کا حال ہے کہ کوئی بھی اس کی مثل نہیں ہوتا۔ آسمانوں اور زمین میں اس کی صفات کمالیہ کا ذکر اور جملہ مخلوق کی زبانوں پر بیان ہے۔ اور دلائل کی زبانیں بول رہی ہیں کہ وہ صفات کاملہ کا مالک ہے اور وہ قادر ہے کہ اسے ممکن کے ابتداءً پیدا کرنے کی طاقت ہے تو اعادہ کی بھی قدرت ہے وہ حکیم ہے کہ اس کے جملہ امور حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتے۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ۞ اَلْسِنَتِكُمْ : تمہاری بولیاں، تمہاری زبانیں ۞ اَلْوَانِكُمْ : تمہاری رنگتیں تمہارے

مَنَامُكُمْ : انسان کی نیند کے وقت، سوتے ہیں ۞ بَرق : بجلی، بجلی کی چمک ۞ ... طَمَعًا : توقع
امید، لالچ۔ کسی چیز کی طرف انسان کی خواہش کی بنا پر جی للچانے کا نام طمع ہے ۞ قَانِتُونَ : اطاعت کرنے والے (ا
تفہیمی خلاصہ ۞ آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور مختلف زبانوں کو رائج کرنا اور لوگوں کو مختلف رنگتوں سے
مزین کرنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے سمجھنے اور فکر کرنے والوں کے لئے ۞ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تمہارا
رات کے وقت سونا اور دن میں اللہ کا فضل معاش تلاش کرنے کے لئے سرگرم ہونا سننے سمجھنے والوں کے لئے
ان حقائق میں بڑی نشانیاں ہیں ۞ تمہارا بارش کے وقت بجلی چمکتے دیکھنا جو خوف و امید کا ذریعہ ہے اور
آسمان سے بارش کا برسنا جو بنجر اور ناکارہ زمین کو سرسبز و زرخیز بنانے کا موجب ہے اس میں نشانیاں
ہیں اہل فکر و نظر کے لئے ۞ یقیناً یہ بھی اللہ کی قدرت کاملہ کی علامتیں ہیں کہ آسمان قائم ہے اور زمین ٹھہری
ہوئی ہے اور جب وہ تمہیں آواز دے گا تو تم زمین سے کھڑا ہو کر نکل پڑو گے ۞ اور اللہ ہی کا تمام ہے جو
آسمانوں اور زمین میں ہے اور سب اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہیں ۞ اللہ تعالیٰ ہی پہلی تخلیق فرماتا ہے تو اس
کے لئے سہل ہے کہ دوبارہ تمہیں زندہ کر کے اٹھائے اور اس کی عظمت شان بالاتر ہے آسمانوں اور
زمین میں وہی عزت والا زبردست اور حکمت والا ہے ۞

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ
فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ٢٨ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ٢٩ فَاَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ
لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ٣٠ مُنِيْبِيْنَ
اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٣١ مِنَ الَّذِيْنَ
فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ٣٢

اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے تمہارے لئے ایک مثال تمہارے ہی حالات میں سے (یہ بتاؤ) کیا تمہارے غلام
تمہارے حصہ دار ہوتے ہیں اس مال میں سے جو ہم نے تم کو عطا فرمایا ہے یوں کہ تم (اور وہ) اس میں
برابر کے حصہ دار بن جاؤ۔ حتیٰ کہ تم ڈرنے لگو ان سے جیسے تم ڈرتے ہو آپس میں ایک دوسرے
سے۔ یوں ہم کھول کر بیان کرتے ہیں (اپنی) نشانیاں اس قوم کے لئے جو عقل مند ہے ۝ ۲۸ بلکہ پیروی
کرتے رہے ظالم اپنی (نفسانی) خواہشات کی بغیر کسی دلیل کے پس کون ہدایت دے سکتا ہے
جسے (پیہم نافرمانی کے باعث) اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اور ان لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ۝ پس
آپ کریں اپنا رخ (اسلام) کی طرف پوری یکسوئی سے (مضبوطی سے پکڑ لو) اللہ کے دین کو
جس کے مطابق اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا اللہ کی تخلیق میں
یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ۝ (اے غلامان مصطفیٰ)
تم بھی اپنا رخ (اسلام کی طرف کرلو) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے اور قائم
کرو نماز کو اور نہ ہو جاؤ (ان) مشرکوں میں سے جنہوں نے پارہ پارہ کردیا اپنے دین کو اور
خود گروہ در گروہ ہوگئے۔ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے ۝

(ض : ت ✶ ۳۲ تا ۲۸/۳۰)

۲۸۔ تمہارے لئے اے مشرکو ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے وہ مثل (کہاوت) یہ ہے کیا تمہارے لئے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔ اس مال میں جو ہم نے تمہیں روزی دی مال و متاع وغیرہ تو تم سب اس میں برابر ہو یعنی آقا اور غلام کو مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ تم ان سے ڈرو اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ہر گاہ یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین! تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لئے (کنز الایمان حاشیہ)

۲۹۔ بلکہ ستمگاروں نے جہالت سے اپنی دلی خواہشوں کی پیروی کرنی اختیار کر لی ہے ان کو تقدیر ازلی نے ہدایت میں حصہ ہی نہ دیا۔ پھر ایسے ازلی گمراہ کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔ ان کا دردمند خیر خواہ ان کو لاکھ سمجھائے وہ کب مانتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

۳۰۔ سو تم اپنی ذات اور اپنے عمل کو دین اسلام کی طرف رکھو یعنی اپنے دین و عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کر دو اور دین اسلام پر ڈٹے رہو اور دین خداوندی کی پیروی کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا ان کی ماؤں کے پیٹ سے یا یوم میثاق کے دن کی پیروی۔ اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا نہیں چاہیے۔ بس سیدھا راستہ یہی ہے مگر اکثر لوگ اس چیز کو نہیں جانتے کہ صحیح دین الٰہی دین اسلام ہے (تفسیر ابن عباسؓ)

۳۱۔ منیب وہ ہے جو بار بار رجوع کرے۔ فطرۃ پر التزام کرو یا یہ کہ اپنا رخ دین کی طرف رکھو درانحالیکہ تمہارا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور صرف اطاعت الٰہی کی طرف دھیان رکھو اور صرف اسی کے حکم کی پاسداری کرو اور نماز قائم کرو یعنی نماز کو شرائط و آداب بجا لا کر مقررہ اوقات پر ادا کرو اور مشرکین سے نہ ہو جاؤ یعنی فطرت الٰہی کو تبدیل نہ کرو

۳۲۔ اور ان لوگوں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دین کے ٹکڑے کرنا ان کا وہ اختلاف ہے جو عبادت کے طریقوں میں آپس میں انہوں نے کیا اور یہ سب کچھ انہوں نے خواہشات نفسانی کے تحت کیا وہ مختلف فرقے ہو گئے اور ہر ایک اپنے مذہب کی اتباع میں سرمست تھا

ہر گروہ اس نئے دین پر مضبوطی سے قائم تھا جس کی بنیاد انہوں نے باطل اور کفر پر رکھی تھی مسرور اس بات پر کہ وہ حق پر ہے۔ حق و باطل کا فرق سب کو معلوم ہے (روح البیان)

لغوی اشارے ۞ مَلَكَتْ : مالک ہوں، ملک میں ہوں ۞ خِيْفَتِكُمْ : تمہارا ڈرنا ۞ اَهْوَاءَهُمْ : ان کی خواہشیں ۞ اَقِمْ : تو راست کر، سیدھا کر، قائم رکھ ۞ وَجْهَكَ : تو اپنا چہرہ ۞ حَنِيْفًا : ایک طرف ہونے والا، جو کوئی ایک راہ حق پکڑے اور سب باطل راہیں چھوڑے حنیف کہلاتا ہے ۞ قیم درست، ٹھیک سیدھا۔ ایسا دین جو معاش و معاد، دنیا و آخرت کو سیدھا کرنے والا ہے یعنی مستقیم (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ۞ انسانوں کے معاشرتی حالات کے لحاظ سے ایک مثال ارشاد فرمائی کہ کیا اپنے زیر دست غلاموں میں سے کوئی تمہارا حصہ دار ہے اس میں جو مال و متاع اللہ نے تم کو عطا کیا ہے ایسا کہ وہ تمہارے ساتھ برابر ہو کر سے اور اس سے یوں ڈرو کہ اس کی مرضی کے بغیر اس مال میں سے نہ خرچ کر سکو جب تم یہ گوارا نہیں کر سکتے تو باشعور لوگوں کے لئے یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اللہ کے سوا کسی مملوک الٰہی کو اس کا شریک کس طرح بنا سکتے ہو۔ یہ عقل والوں کے لئے تفصیلی نشانیاں ہیں ۞ ناسمجھ نادان لوگ اپنی نفسانی خواہشوں کے پیرو ہو گئے ہیں ایسوں کو کون راہ دکھائے جو ازل سے گمراہ قرار دیئے گئے ہیں ان کا کوئی حامی نہیں ہے ۞ یکسو ہو کر دین حق پر قائم ہو جاؤ اور اسی دین فطرت پر خالق اکبر نے لوگوں کی پیدائش کی۔ مصنوعات الہیہ میں رد و بدل نہیں یہی دین اور راستہ سیدھا اور حق والا ہے لیکن بہت سے لوگ واقف نہیں ہیں ۞ دین حق کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے رجوع رہو اس سے خوف کرو اور مشرکین میں شامل ہونے سے بچو ۞ اور نہ ان میں سے ہو جاؤ جنہوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا اور الگ الگ گروہ بنائے اور ہر گروہ اپنے افکار و اعمال پر مسرور ہے کہ وہ راستی پر ہے حالانکہ حق اور باطل کا بڑی حد تک ادراک ہے

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ
رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ٥ ٣٣ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ط
فَتَمَتَّعُوا وقفة فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ٥ ٣٤ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا
كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ٥ ٣٥ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ط وَإِن
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ٥ ٣٦ أَوَلَمْ يَرَوْا
أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ٥ ٣٧ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ط ذَٰلِكَ خَيْرٌ
لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ز وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥ ٣٨

اور لوگوں کو جب کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع ہو کر پھر جب ان کو اپنی عنایت کا مزہ چکھاتا ہے تو جب ہی کوئی ایک فرقہ ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک پیدا کرنے لگتا ہے ٥ تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں پھر (دنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھالو پھر تم کو معلوم ہی ہو جائے گا ٥ کیا ہم نے ان کے لئے کوئی سند بھیجی ہے کہ وہ ان کو شرک کرنا بتا رہی ہے ٥ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور جو ان کو ان کی شامت اعمال سے کچھ دکھ پہنچتا ہے تو فوراً نا امید ہو جاتے ہیں ٥ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے البتہ اس میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں ٥ پھر (اے مخاطب) قرابت دار کو کا حق دیتا رہ اور فقیر اور مسافر کو بھی یہ بہتر ہے ان کے لئے جو فلاح پانے والے ہیں

(ح:ت ✱ ٣٨ تا ٣٣/٣٠)

٣٣۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہیں پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا کرتا ہے جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ۔

۳۴۔ کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں تو برت لو دنیوی نعمتوں کو چند روز اب قریب جاننا چاہتے ہو
کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

۳۵۔ کفر و شرک پر ان کے اس طرح جمے رہنے سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی فرشتے یا پیغمبر نے آکر کہا کہ یہی راہ ہی سیدھی راہ ہے اسے مت چھوڑیے یا انہیں کوئی ایسی محکم دلیل مل گئی ہے کہ جس کے باعث اس باطل کی صداقت کا یقین ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ نہ کوئی نبی نہ کوئی فرشتہ ایسی بات کہہ سکتا ہے اور نہ سراسر اس باطل پر انہیں کوئی دلیل مل سکتی ہے ان کا اس باطل سے چمٹا رہنا محض ان کی نادانی اور ہٹ دھرمی

۳۶۔ جن کے دلوں میں ایمان کا شمع روشن نہیں ہوتا۔ خوشی کے لمحوں میں وہ پھولے نہیں سماتے اپنی کامیابی کے نشے میں ان میں نیک و بد کی تمیز باقی نہیں رہتی اور اگر انہیں ان کی کارستانیوں کی پاداش میں غم و اندوہ میں مبتلا کر دیا جائے تو مایوس و نا امید ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۳۷۔ کیا ان کفار مکہ کو اللہ کی کتاب کے ذریعہ یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آزمائش کے طور پر اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے کم دیتا ہے اس بسط و قدر میں اہل ایمان کے لئے توحید کی نشانیاں موجود ہیں (تفسیر ابن عباس)

۳۸۔ (جب یہ معلوم ہو گیا کہ رزق کی تنگی اور فراخی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے) تو قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو (یعنی ان کے ساتھ صلہ رحمی، اچھا سلوک اور جو حق ان کا واجب ہے اس کو ادا کرو) اور مسکین و مسافر کو بھی اس کا حق ادا کرو۔ یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (کیونکہ انہوں نے فانی دنیا دے کر لازوال آخرت خرید لی ہے) (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ ضُرٌّ : بلا، سختی، برائی، تکلیف، ضرر، ایذا، نقصان ۞ منیبین : اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ۞ یقنطون : وہ ناامید ہو جاتے ہیں، آس توڑ بیٹھتے ہیں ۞ یَبْسُطُ : فراخ کرتا ہے ۞

تفہیمی خلاصہ ۞ لوگوں کو جب ایذا و نقصان پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس پر رحمت و کرم فرماتا ہے تو پھر ان میں کی ایک جماعت شرک کرنے لگتی ہے ۞ تاکہ ناشکری کریں اس کی جو اللہ نے انہیں عطا کی ہے ۞ کیا جسے شریک کیا جا رہا ہے اس کے لئے انہیں کوئی دلیل دی گئی ہے ۞ جب اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحمت فرماتا ہے تو بہت مسرور ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے کئے اعمال کی وجہ سے ایذا پہنچے تو مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں ۞ اللہ جسے چاہے رزق کی فراخی اور جسے چاہے تنگی دے اس میں بھی اہل ایمان کے لئے نشانیاں ہیں ۞ صلہ رحمی کرو قریبی رشتہ داروں کو مسکین و مسافر کو دو ان کا حق ہے۔ یہ ان کے لئے خیر ہے جو دیدار حق کے طالب ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں ۞

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ج وَمَآ
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ ٣٩ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ٤٠ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ٤١ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ط كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ ٤٢ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ ٤٣

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو اللہ کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں ۝ اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک سے بلند ہے ۝ خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں ۝ کہہ دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا ہے ان میں زیادہ تر مشرک تھے ۝ تو اس روز سے پہلے جو اللہ کی طرف سے آکر رہے گا اور رک نہیں سکے گا دین (کے رستے) پر سیدھا کئے چلے چلو۔ اس روز (سب) لوگ منتشر ہو جائیں گے ۝ (۳۰/ ۳۹ تا ۴۳ * ت: ح)

۳۹۔ اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً للہ تعالیٰ نہ ہوا اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود تو انہیں کے دونے ہیں

(کنز الایمان)

۴۰ ۔ اللہ وہ ہے کہ جس میں یہ اوصاف ہیں پیدا کرتا، روزی دیتا، مارتا، پھر جلاتا۔ پھر بتاؤ تمہارے معبودوں میں کون ہے جو ایسا کر سکتا ہے پھر تمہارا یہ فعل محض بے سود ہے اور تمہارا یہ خیال محض غلط ہے۔ وہ پاک ہے اور بلند ہے ان کے شرک کرنے سے (تفسیر حقانی)

۴۱ ۔ خشکی اور تری میں لوگوں کی برائیوں کی وجہ سے بلائیں پھیل رہی ہیں خشکی کے علاقے میں تو ان بلاؤں کا سبب وہ قابیل کا بیٹا تھا کہ ہابیل کو قتل کرتا ہے اور تری میں وہ جلندی کا لوگوں کی کشتیوں کا غصب کرنا ہے یا یہ کہ قحط جانوروں کا مرجانا پیداوار کا کم ہونا خواہ خشکی ہو یا تری، میدان ہو یا پہاڑ، جنگل ہو یا دیہات، و شہر ہوں ہر جگہ یہ تمام چیزیں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے پھیل رہی ہیں تاکہ وہ اپنے گناہوں سے باز آجائیں اور یہ تکالیف ان سے دور ہو جائیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۴۲ ۔ آپ کہہ دیجئے زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ (تم سے) پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا ان میں سے اکثر مشرک تھے (اس لئے ان پر عذاب آیا دیکھو ان کے گھر کھنڈر پڑے ہیں) یہ مطلب ہے کہ (گو ان کے گناہ دوسرے بھی ہیں لیکن) شرک ان پر غالب تھا اس لئے تباہ کر دیئے گئے

۴۳ ۔ سو اپنا رخ دین قیم (یعنی اسلام) کی طرف کر لیجئے قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے کہ جس کو ٹلنا ممکن نہیں (یعنی قیامت) اس روز سب جدا جدا ہو جائیں گے یعنی آخرت کے روز ایک فریق جنت میں اور دوسرا فریق دوزخ میں چلے جائیں گے یا دنیا میں ایک فریق مبتلائے عذاب اور دوسرا محفوظ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ یَرْبُوا : بڑھ جائے ۞ تُرَدُّوْنَ : تم پھیرے جاؤ گے ۞ مُضْعِفُوْنَ : کئی گنا بڑھانے والے ۞ ظَهَرَ : وہ کھلا، وہ ظاہر ہوا، وہ آشکارا ہوا ۞ فَسَاد : بگاڑ، خرابی، آفت ہیں (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ اور جو زیادہ نفع کے لئے مال لوگوں کو دیتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو دیتے صاف دل سے رضائے حق کی خاطر تو وہی دوگنا زیادہ پاتے ہیں ۞ اللہ تعالیٰ نے ہی تمہیں پیدا کیا، روزی دی، پھر تم اجل دیتا اور دوبارہ زندہ کرتا ہے یہ کام تمہارے شریک بناتے ہو کیا کر سکتے ہیں (نہیں) اللہ تعالیٰ ان سب شرکاء سے اعلیٰ و بالا ہے ۞ زمین میں گھومو پھرو اور دیکھو کیا انجام ہوا جو تم سے پہلے گزرے اور مشرک تھے ۞ تو اپنا رخ دین قیم راہ راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ آجائے قیامت کا دن کہ جو اللہ کی طرف سے آکر رہے گا ٹالے نہیں ٹلے گا اس روز سب الگ الگ ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ ٤٤ لِيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٤٥ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٤٦ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ
اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٤٧ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا
هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ ٤٨

جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لئے تیاری کر رہے ہیں ⊛ تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۝ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لئے کہ کشتی اس کے حکم سے چلے اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور اس لئے کہ تم حق مانو ۝ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ۝ اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلاتا ہے آسمان میں جیسا چاہے اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں ۝

(۳۰/۴۴ تا ۴۸ * ت : ک)

۴۴۔ جو لوگ کفر کو اختیار کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ وہ اپنا ہی ستیاناس کرتے ہیں اور جو لوگ نیکی کو اپنا شعار بناتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ پر احسان نہیں کرتے بلکہ اپنے دونوں جہاں سنوارتے ہیں (ضیاء القرآن)

۴۵۔ اگر اللہ پاک اہل ایمان کے ایمان اور صالحین کے اعمال صالحہ کو شرف پذیرائی بخشتا ہے اور اس پر انہیں اجر
عطا فرماتا ہے تو یہ اس کا فضل و کرم ہے۔ ساری عمر بھی انسان اس کی یاد اور ذکر میں بسر کردے تو اس کی کسی
ایک نعمت کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو نصیحت فرمائی "راہ
راست اختیار کرو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہو اور خوش رہو کیونکہ کسی کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔"

(ایضاً)

۴۶۔ رب رحیم و کریم نظام عالم کو باقی رکھنے کو ہوائیں چلاتا ہے ہواؤں کے چند فوائد ارشاد فرماتا ہے۔ وہ خوش
دیتی ہیں انسان کے بدن پر جب لگتی ہے تو اس کو فرحت بخشتی ہے۔ بارش سے پہلے سرد ہوا مینہ کا مژدہ لاتی ہے
ہواؤں کی وجہ سے انسان زندہ رہ کر دنیا میں اس کی رحمت اور نعمت کے مزے لیتا ہے اور انہی سے
پھل پھول کھیتی باڑی تیار ہوتی ہے یہی ہیں جو تعفنات کو دور کرتی ہے یہ دونوں باتیں بر یعنی
خشکی کے متعلق ہیں۔ اسی سے دریا میں کشتیاں چلتی ہیں تم دریائی سفروں کی وجہ روزی تلاش
کرتے ہو مچھلیوں کا شکار کرتے ہو یہ دونوں باتیں بحر سے متعلق ہیں۔ تاکہ تم شکر کرو سب متعلق
اور من آیاتہ کے ساتھ تعبیر کرنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہواؤں کا چلانا جس پر مدار زندگی
ہے اسی کی قدرت کاملہ کی نشانی ہے تمہارے معبودوں میں کون ایسا کر سکتا ہے یہ دلیل توحید وجود باری ہے

(تفسیر حقانی)

۴۷۔ اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی قوموں کے پاس بھیجے
جو ان کے پاس اوامر و نواہی اور دلائل لے کر آئے مگر بعض ان میں ایمان نہیں لائے سو ہم نے مشرکین
سے بذریعہ عذاب انتقام لیا اور اہل ایمان کو رسولوں کے ساتھ بچا لیا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک
کر دیا "اللہ" ہمارے ذمہ تھا مومنوں کی مدد فرمانا" (تفسیر ابن عباسؓ)

۴۸۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اور پھر وہ ہوائیں بارش سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھاتی
ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان بادلوں کو کبھی تو جس طرح چاہتا ہے آسمان کی سمت میں پھیلا دیتا ہے اور
کبھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر دونوں حالتوں میں تم بارش کو دیکھتے ہو کہ وہ اس بادل کے
اندر سے نکلتی ہے * پھر جب بارش سرزمین میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے برسا دے تو

تو اس بارش سے خوش ہونے لگتے ہیں (ایضاً)

لغوی اشارے ○ يَمْهَدُونَ: وہ درست کرتے ہیں، ہموار کرتے ہیں، بچھاتے ہیں ○ إِنْتَقَمْنَا: ہم نے سزا
دی ○ تُثِيرُ: وہ جوتتی ہے، وہ ابھارتی ہے، وہ اٹھاتی ہے ○ الْوَدْقَ: بارش، سخت بارش (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جس نے کفر کیا اس کا وبال اسی پر ہے اور جو نیک عمل کرے تو وہ اپنے لئے راستہ سیدھا اور
درست کر رہا ہوتا ہے ○ جو ایمان لائے تاکہ انہیں اپنے فضل و عنایت سے جزا عطا فرمائے یقیناً اللہ تعالیٰ کفر
کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ○ بارش کی خوشخبری سنانے والی ہوائیں بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نشانیوں میں سے ہے
اس کے ذریعہ اپنی رحمت و فضل سے تمہیں سرفراز کرے تاکہ کشتیاں چلیں اور تم اللہ کے فضل کو ڈھونڈو اور شکر حق
بجا لاؤ ○ اے حبیب! ہم نے آپ سے قبل کئی رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا وہ ان کی طرف ہماری
عطا کردہ روشن دلیلیں لائے جو مجرم تھے ان سے ہم نے انتقام لیا ہمارے ذمہ کرم پر ہے کہ ایمانداروں کی
مدد فرمائیں ○ اللہ تعالیٰ ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور اللہ جس طرح چاہتا ہے ہوائیں بادلوں
کو پھیلا دیتی ہیں پھر وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر وہ منتشر ہوتے ہیں تم دیکھتے ہو کہ بارش برسنے لگتی ہے ان
میں اور جسے سیراب کرنا چاہتا ہے سیراب فرما دیتا ہے اپنے بندوں میں سے اس وقت وہ مسرور ہوتے ہیں۔

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۝٤٩ فَانْظُرْ إِلَىٰ
آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٥٠ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا
مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ۝٥١ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ
إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝٥٢ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ
يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝٥٣ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝٥٤

اگرچہ وہ بندے اس سے پہلے کہ ان پر بارش ہوتی مایوس ہو چکے تھے ○ پس (چشم ہوش سے) دیکھو رحمت الٰہی کی علامتوں کی طرف (تمہیں پتہ چلے گا) کہ وہ کیسے زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد بیشک وہی اللہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے ○ اگر ہم بھیج دیتے ایسی ہوا (جس کے اثر سے) وہ دیکھتے اپنے سرسبز کھیتوں کو کہ وہ زرد ہو گئے ہیں تو اس کے باوجود وہ کفر پر اڑے رہتے ○ پس آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اور نہ آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں اپنی پکار (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں ○ اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں ان کی گمراہی سے۔ آپ نہیں سناتے مگر بعض جو ایمان لاتے ہماری آیتوں پر پس وہ گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں (ابتداء میں) کمزور پیدا فرمایا پھر عطا کی (تمہیں) کمزوری کے بعد قوت۔ پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دے دیا۔ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا بڑی قدرت والا ہے ○

(۳۰/۴۹ تا ۵۴ ✱ ت: ض)

۴۹۔ اور وہ لوگ (خوش ہونے سے پہلے) قبل اس کے کہ بارش ان پر نازل کی جائے یقیناً ناامید تھے۔ لفظ قبل کی تکرار بتا رہی ہے کہ بارش ہوئے بہت مدت گزر گئی تھی اور وہ بالکل ناامید ہو گئے تھے۔

۵۰۔ سو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد کیسے زندہ کرتا ہے۔ کچھ

شک نہیں کہ وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ "آثارِ رحمت اللہ" یعنی بارش کے نتائج سبزہ درخت، غلہ، پھل
"یحیی الارض" زمین کو سرسبز کر کے حیات بخشتا ہے "اس کے خشک ہونے کے بعد" * اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
یعنی تمام ممکنات پر اس کی قدرت ایک جیسی ہے

۵۱ - اور اگر ہم ان پر دوسری ہوا چلادیں پھر وہ کھیتی کو زرد شدہ دیکھیں تو وہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں
کیوں کہ ثبات حاصل نہیں، غور نہیں کرتے، عدم تفکر کی وجہ سے ان کی رائے متزلزل ہو جاتی ہے۔ اگر ان کی
نظر درست ہوتی تو وہ اللہ پر اعتماد رکھتے استغفار کرتے "بارش نہ ہونے کی صورت میں اللہ سے التجا کرتے
رحمت سے مایوس نہ ہوتے اگر اللہ اپنی رحمت سے ان پر مینہ برساتا تو طاعت خداوندی میں سرگرم ہو جاتے
اور اگر ان کی کھیتی پر کوئی آفت آجاتی تو مصیبت پر صبر کرتے ناشکری نہ کرتے۔ (تفسیر مظہری)

۵۲ - اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان (کفار) کو اپنی بات سمجھانے اور منوانے کی امید نہ کیجیے کیوں کہ آپ
مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔ کافروں کو مُردوں سے تشبیہ میں اشارہ ہے کہ حق قبول نہ کرنے میں ان کے مشاعر
بیکار ہو چکے ہیں اور ان کی تخلیق سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ یہ ایمان لانے والے نہیں۔ اور نہ ہی آپ
بہروں کو سنا سکتے ہو (ان کے سمع کی حس کا ختم ہو جانا) الدُّعَآءَ بمعنی دعوۃ یعنی سننا اِذَا وَلَّوْا
جب وہ داعی سے پیٹھ پھیر جاتے ہیں درانحالیکہ وہ حق کو پس پشت ڈالتے اور اس سے بھاگتے ہیں

۵۳ - جو بدنصیب دل کے اندھے ہیں اور ان کے نصیب میں ایمان نہیں وہ آپ سے ہدایت نہیں پاتے
اس سے معلوم ہوا کہ جو شقی ازلی نہ ہو حضور اسے ہدایت دیتے ہیں جو کہے کہ حضور ہدایت نہیں دیتے
وہ اپنے شقی ازلی ہونے کا اقراری ہے * یہاں مردے سے مراد کافر ہیں نہ کہ میت ورنہ اس کا
مقابلہ مومن سے نہ ہوتا کیوں کہ مومن کافر کا مقابل ہے مردہ کا نہیں مُردوں کا سننا قرآن شریف
سے بھی ثابت ہے۔ (۷۹/۹۳) حضرت شعیب اور صالح علیہما السلام نے مردہ قوم سے خطاب فرمایا
اگر اس آیت کو بالکل ظاہری معنی پر رکھا جائے تو لازم ہوتا کہ حضور اندھوں کو بھی ہدایت نہ دے سکیں
حالانکہ لاکھوں نابینا مسلمان ہیں۔ تو جیسے اندھوں سے مراد کفار ہیں ایسے موتیٰ سے بھی مراد کفار ہیں

۵۴ - انسان کا بچہ تمام جانوروں کے بچوں سے زیادہ کمزور اور ناسمجھ پیدا ہوتا ہے اور بہت عرصہ بعد
قوت پکڑتا ہے * اس طرح کہ بچپن کے بعد جوانی بخشی پھر انسان کو قوت جسمانی کے ساتھ

R361

قوت عقلی ایسی بخشی کہ اس نے شیر چیتے وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور ہوا پانی پر تصرف کرنے لگا۔ سبحان اللہ * انسان
بڑھاپے ہی میں جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے ورنہ عقلی طور پر بھی کہ تمام اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اچھا خاصا پڑھا
لکھا آدمی نادان سا ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی اور کے قبضے میں ہیں۔ (نورالعرفان)

لغوی اشارے ○ مبلسین : نا امید، غمگین ○ آثار : علامتیں، نشانیاں ○ مصفرا : زرد
پیلا پڑا ہوا ○ مدبرین : پیٹھ دینے والے ○ ضُعف : ناتوانی، کمزوری، سست ہونا ○ شیبہ : بڑھاپا ○ (ل

تفہیمی خلاصہ ○ بارش ہونے سے پہلے وہ مایوس و نا امید ہو رہے تھے ○ رحمت الٰہی کی علامتیں قابل توجہ
ہیں زمین کے بنجر مردہ ہونے کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ تازگی اور حیات نو عطا کرتا ہے یقیناً وہی بے جان کو نئی
زندگی دوبارہ عطا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے ○ ایسی ہوا چلا دے کہ وہ کھیتوں کو زرد
دیکھیں تو پھر کفار اپنے کفر پر جمے رہیں اور ناشکری کرتے رہیں ○ آپ (کفار یعنی) مردوں کو نہیں سنا سکتے اور (نہ اپنی آواز) بہروں
کو سنا سکتے جب کہ وہ پیٹھ پھیرے جا رہے ہوں ○ (جو ہدایت کے انوار دیکھنے سے عاجز) اندھے ہیں ہدایت نہیں
دے سکتے ان کی گمراہی سے بچانے کے لئے البتہ صرف انہی لوگوں کو سناتے اور ہدایت دے سکتے ہیں جو آیات الٰہی
پر ایمان لانے والے ہیں لہٰذا وہی فرمانبرداری کرنے والے ہیں ○ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس نے ابتداءً ہی
ناتوان پیدا کیا پھر اس کے بعد قوت و طاقت سے سرفراز کیا قوی بنایا پھر اس قوت کے بعد دوبارہ
کمزوری اور بڑھاپے سے ہمکنار کیا اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جو چاہے جیسا چاہے پیدا کرے وہ ہر چیز کا
علم رکھتا ہے اور بڑی قدرت والا علیم و قدیر ہے ○

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ۙ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذٰلِكَ
كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ 55 وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ
فِي كِتٰبِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ۝ 56 فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ ۝ 57 وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ 58
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ 59 فَاصْبِرْ إِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝ 60 ع

اور جس روز قیامت برپا ہو گی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ (رستے سے) الٹے جاتے تھے ○ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو۔ اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم کو اس کا یقین ہی نہیں تھا ○ تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی ○ اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے اور اگر تم ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کرو تو کافر کہہ دیں گے کہ تم جھوٹے ہو ✪ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے مہر لگا دیتا ہے ○ پس تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور دیکھو جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں اوچھا نہ بنا دیں ○

(۳۰/۵۵ تا ۶۰ ✶ ت: ح

۵۵۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہو گی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں۔ ان کی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انہیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب دیکھیں گے

2363

کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔

۵۶ - اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین ان کا رد کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو بے شک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں یعنی جو اللہ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اس کے مطابق تم قبروں میں رہے اٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ اٹھنے کا دن جس کے تم دنیا میں منکر تھے لیکن تم نہ جانتے تھے دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آ گیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کنز الایمان)

۵۷ - تو قیامت میں ظالمین یعنی مشرکین کو نفع نہ دے گا ان کا عذر (عذر بمعنی انسان کا اپنی غلطی کو زائل کرنے کی کوشش کرنا مثلاً کہے کہ میں نے یہ کیا ہی نہیں اور اس کے کرنے کی فلاں وجہ ہے غرضیکہ اپنے آپ کو غیر مجرم ثابت کرے یا یہ کہ میں نے یہ غلطی کی ہے لیکن آئندہ ہرگز نہیں کروں گا۔ اس قسم کا نام توبہ ہے) ہر توبہ کو عذر کہہ سکتے ہیں لیکن ہر عذر کو توبہ نہیں کہا جا سکتا (ان میں عموم و خصوص کی نسبت ہے) * انہیں اس طرف نہیں بلایا جائے گا کہ ایسا کام کریں جس سے ان سے بذریعہ توبہ و طاعت غضب و عتاب زائل ہو جائے (روح البیان)

۵۸ - قرآن کریم میں لوگوں کو گمراہی کی ظلمتوں سے نکالنے کے لئے ہر طرح کی مثالیں دی گئی ہیں۔ اگر وہ ذرا بھی تدبر سے کام لیتے تو یوں دشت ضلالت میں سرگرداں نہ پھرتے۔ جب کبھی آپ نے ان کے سامنے کوئی دلیل پیش کی یا ثبوت صداقت کے لئے انہیں کوئی معجزہ دکھایا تو ماننے سے تو کجا انہیں غور و فکر کرنے سے ہی انکار کر دیا اور الٹا یہ الزام تھوپ دیا کہ یہ باطل کا پرچار ہے۔ تمہارا سراسر حق سے کوئی واسطہ نہیں یہ عجیب و غریب امور جو ہمیں دکھاتے ہو یہ محض جادو کے کرشمے ہیں (ضیاء القرآن)

۵۹ - جو لوگ توحید خداوندی کا اقرار نہیں کرتے اور نہ اس کا یقین کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیتا ہے (تفسیر [illegible]

۶۰ - سو آپ ان کی اذیت رسانی پر صبر فرمائیں بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی نصرت فرمانے کا اور آپ کے لائے ہوئے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا جو وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے اور آپ کو خفت اور اضطراب پر برانگیختہ نہ کریں یا وہ آپ کو جہالت اور گمراہی کی اتباع پر نہ ابھاریں جو تکذیب اور ایذا رسانی کے سبب یقین نہیں رکھتے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ لَبِثُوا: نہیں رہے وہ ۞ مَعْذِرَتُهُمْ: ان کا عذر ۞ يُسْتَعْتَبُونَ: ان سے
اللہ کو رضا مند کرنے کی خواہش نہیں کی جائے گی۔ نہ ان کے عذر قبول کئے جائیں گے ۞ مُبْطِلُونَ: اہل باطل
حق کو ناحق قرار دینے والے ۞ يَسْتَخِفَّنَّكَ: وہ تم کو ہلکا نہ بنا دیں، سریع الغضب نہ کر دیں ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ بروز حشر گنہگار قسمیں اٹھا کر کہیں گے کہ ساعت واحد بھی نہ رہے اسی طرح وہ الٹے جاتے رہے
۞ اہل ایمان و علم جواباً بتا دیں گے کہ تم تو قیامت تک ٹھہرے رہے اور آج وہی حشر کا روز ہے لیکن تم تسلیم نہیں کرتے
۞ اس روز ظلم کرنے والوں کی عذر خواہی بہانہ کچھ نہیں چلے گا اور نہ ان سے عفو و توبہ قبول کی جائے گی ۞
اللہ تعالیٰ نے
ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے قرآن پاک میں طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ آپ انہیں کچھ بھی معجزہ دکھائیں
وہ یہی کہیں گے کہ تم غلط اور کذب بیان کرتے ہو ۞ اللہ تعالیٰ ایسے نادانوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ۞ لہٰذا آپ
صبر فرمائیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا وعدہ بالکل صادق ہے۔ دیکھیئے وہ لوگ جو اہل یقین نہیں ہیں آپ
کو سریع الغضب نہ کر دیں ۞